



This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/)



RAHAT-UL-QULOOB

Bi-Annual, Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN: (P) 2025-5021. (E) 2521-2869
Project of RAHATULQULOOB RESEARCH ACADEMY,
Jamiat road, Khiljiabad, near Pak-Turk School, link Spini road, Quetta, Pakistan.
Website: www.rahatulquloob.com

Approved by Higher Education Commission Pakistan

Indexing: » Australian Islamic Library, IRI (AIU), Tahqeeqat, Asian Research Index, Crossref, Euro pub, MIAR, ISI, SIS.

TOPIC

حضور بخش جتوئی کے کلام میں مذکور مذہبی رجحانات اور ان کے اثرات کا تحقیقی جائزہ

An analysis of Hazoor Bakhsh Jatoi Islamic poetry and its impacts

AUTHOR

1. Dr. Muhammad Anwer Bugti, Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Government Postgraduate College, Saryab road, Quetta, Pakistan.

How to Cite: Dr. Muhammad Anwer Bugti. (2024). URDU: حضور بخش جتوئی کے کلام میں مذکور مذہبی رجحانات اور ان کے اثرات کا تحقیقی جائزہ: An analysis of Hazoor Bakhsh Jatoi Islamic poetry and its impacts. *Rahat-Ul-Quloob*, 8(1), 11-22. <https://doi.org/10.51411/rahata.8.1.2024/454>

<http://rahatulquloob.com/index.php/rahata/article/view/454>

Vol. 8, No.1 || January–June 2024 || URDU-Page. 11-22

Published online: 09-01-2024

حضور بخش جتوئی کے کلام میں مذکور مذہبی رجحانات اور ان کے اثرات کا تحقیقی جائزہ

An analysis of Hazoor Bakhsh Jatoi Islamic poetry and its impacts

محمد انور بگٹی

ABSTRACT

Balochi language is the language of poor people of the rich land. Balochi literature has its own beauty like many other literatures of the world. It has diffused its fragrances in the heart of people who were living in the huts. Well known poets have also been gifted to this land by almighty Allah. However, a poet in later nineteenth century from Kachi (Balochistan) put his foot steps on this land, he is highly known as one of the greatest Baloch poets whose name is Hazoor Bakhsh Jatoi. He was purely religious unmatched poet and master of spiritual lines. in this article will be discussed Hazoor Bakhsh Jatoi religious poetry effects on society. The study was survey based, results and findings suggest that the religious poetry has affects a society for Islamic teachings.

Key words: Hazoor Bakhsh Jatoi, unmatched poet, survey based, Islamic teachings.

دین اسلام دین فطرت اور کامل نظام حیات ہے جو عالمگیر اصولوں سے مزین ہے۔ اسلام بلا امتیاز نسل و رنگ تمام انسانیت کی بہتری سلامتی فلاح اور امن کا پیامبر ہے۔ دین اسلام نہ صرف دنیا کا بڑا مذہب ہے بلکہ ہمارے ملک پاکستان میں 97 فیصد مسلمان رہتے ہیں، اس لحاظ سے دینی ادب و شاعری ہم سب کا مشترکہ ادبی اثاثہ ہے، دور حاضر میں اکثر شاعروں کا کلام مجازی عشق و عاشقی پر مبنی اشعار میں ملتا ہے جبکہ ایسے شاعروں کی بھی کوئی کمی نہیں ہے جنہوں نے اپنی شاعری کو اسلام کی اشاعت اور دین کی خدمت کے لیے استعمال کیا ہے۔ پاکستان کی تمام زبانوں کے شاعری کے ساتھ ساتھ بلوچی زبان میں بھی دینی شاعری موجود ہے، دینی شاعری کے ذریعہ اسلام کی حقانیت کو پیش کرنے کی ضرورت آج جتنی ہے شاید پہلے کبھی نہ تھی۔ جغرافیائی لحاظ سے جن علاقوں میں بلوچی سمجھی اور بولی جاتی ہے وہ نہایت ہی وسیع علاقہ ہے۔ اس مضمون میں اس امر کا جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے کہ مذہبی شاعری نے ان پڑھ، توہم پرست اور شرک زدہ معاشرے میں اسلام اور دین کی حقانیت کو کس طرح اجاگر کیا اور دین سے دور تہذیب و تمدن سے تہی دامن اور علم سے ناواقف پہاڑوں اور صحراؤں میں رہنے والے بلوچ قبائل کو دین اسلام کی حقیقی روح کا لقب اللہ رب العزت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت سے کیسے روشناس کرایا؟ لہذا آج بھی مذہبی شعراء کی صد اہبار شاعری اصلاح معاشرہ کے لیے لازوال تاثیر رکھتی ہے۔ ان شاعروں میں ایک اہم نام حضور بخش جتوئی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے، اس مضمون میں اسی کے حوالے سے بحث کی گئی ہے۔

حضور بخش جتوئی کا تعارف:

مولوی حضور بخش جتوئی 1870 کو علاقہ سنی ضلع کچی کے ایک چھوٹے گاؤں تائب میں پیدا ہوئے۔ آپ اپنے دور کے بڑے عالم اور شاعر تھے۔ قصبہ درخان سے فیض حاصل کرنے کے بعد اپنے گاؤں تائب ضلع کچی میں ایک دینی مدرس کی حیثیت سے رہنے لگے۔ انہوں نے یہاں درس و تدریس کے علاوہ عربی زبان کے متعدد درسی کتب کا بلوچی زبان میں ترجمہ کیا۔ آپ نے پہلی مرتبہ قرآن شریف کا بلوچی ترجمہ کیا۔

اس طرح آپ نے دینی و مذہبی شاعری سے بھی کام لیا اور اپنی قادر الکلامی کی بدولت بہت ساری دینی کتب کا ترجمہ منظوم کیا۔¹ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ قرآن مجید کا صاف و شائستہ ترجمہ بلوچی زبان میں کیا۔ اس وقت یورپی مشینری بلوچستان میں پوری جانفشانی سے عیسائیت کی تبلیغ میں لگی ہوئی تھی ان مشینریوں نے 1907 میں انجیل کا بلوچی ترجمہ شائع کر دیا تھا۔ آپ کا بلوچی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ 1916ء بمطابق 1324 ہجری میں چھپ کر بلوچوں کے لیے ڈھال کی حیثیت اختیار کر گیا۔²

آغاز شاعری:

آپ کی دینی تبلیغ سے جب قصبہ تائب کے باشندے دیندار بن گئے تو قرب و جوار کے لوگوں نے ان پر طنزیہ اشعار کہے اور ہر محفل میں طنزیہ اشعار کے ذریعے انہیں رسوا کرنے لگے۔ اہل تائب اس حالت سے بہت مغموم رہنے لگے۔ مولوی حضور بخش نے ایک ملاقات میں اپنے استاد مولانا محمد فاضل درخانی سے اس کا تذکرہ کیا، انہوں نے فرمایا کہ ان جہلا کے طنزیہ اشعار کا جواب آپ بھی اشعار میں دیں، مولوی صاحب نے عرض کیا کہ مجھ میں شاعری کی صلاحیت نہیں اگر ایسا ہوتا تو یقیناً ان کا جواب دیتا، چنانچہ اس موقع پر مولانا کچھ لمحے خاموش رہے اور پھر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے، دعا کو شرف قبولیت حاصل ہوئی چنانچہ اگلے روز مولوی صاحب اشعار کہنے لگے، تو پھر یہ حالت تھی کہ خود بخود اشعار موزوں ہونے لگے اور جب مخالفوں سے مقابلہ ہوا تو وہ پسپا ہو گئے اور بعد میں اس قدر خائف ہوئے کہ ہمیشہ کے لیے خاموش ہو گئے۔³

مولانا حضور بخش جنونی کی شاعری میں صوفیت سے زیادہ شرعی امور کا احتمال پایا جاتا ہے۔ اپنی شاعری کو ذریعہ تبلیغ بنایا ان کی شاعری میں توحید و رسالت کی بوقلمونیا سچی نظر آتی ہے۔ اس سے اندازہ ہونے لگتا ہے کہ وہ شاعر کم اور عالم دین زیادہ ہیں۔ ان کی شاعری ہر چند کہ ایک مرکزی وجوہ پابجی ہے جس میں قدیم شعراء کی سی چاشنی فکر، اعلیٰ ظرفی اور لفظی و معنوی ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ اگرچہ انہوں نے شاعری کو فن سے زیادہ فکر کے آئینے میں دیکھا ہے لیکن ان کا فن شاعری بھی فقید المثال ہے۔⁴

تصنیفات:

تبلیغ و تدریس اور شاعری کے علاوہ مولانا حضور بخش جنونی نے تصنیف و تالیف کی مد میں خاطر خواہ کام سر انجام دیا ہے۔ انہوں نے بلوچی شاعری میں شرعی مسائل کو ڈھالا۔ ان تصانیف میں اکثریت منظوم تراجم کی ہے۔ ایک قادر الکلام شاعر کی حیثیت سے انہوں نے بعض دینی کتب کا بلوچی میں منظوم ترجمہ کیا۔ بلوچی زبان میں دینی کتب کی بہت کمی تھی جسے مولوی موصوف کی کتب نے پورا کر دیا۔⁵ آپ کی تصانیف کی فہرست درج ذیل ہے:

- 1: قرآن مجید کا پہلا بلوچی ترجمہ (1908ء میں یورپی مشنریوں کے بلوچی ترجمہ بائبل کے رد میں لکھا گیا)، 2: اصول الصلاة (منظوم بلوچی)،
- 3: نماز کے فرائض (بلوچی نثر)، 4: منیہ المصلیٰ (مترجم بلوچی)، 5: شمائل شریف (منظوم بلوچی)، 6: فقہ الاکبر (امام ابو حنیفہ) (مترجم بلوچی)۔⁶

ثنائی جہان ہر دم کنخن
زبان او دلء دائم بھجن
بغیر اثر بذاتء کل رء خن

چہ ربء ہر کس ساہ بر خس
 امانت چہ ربء حیاتی
 بغیر اثر واجھا روغ مباتی
 شہ شکرء طاعت بھرء دیاتی
 ملائکائی دماء جوان کناتی
 جھانی بقاء چہ کے گندی
 وتارار ب ذات گنتء ہندی⁷

منظوم ترجمہ:

ہر دم (ہر وقت) رب کی ثناء جاری رہے
 دل اور زباں سے ذکر خدا جاری رہے
 بغیر رب کی ذات کے سارا جہاں فانی ہے
 ہر ذی روح کی زندگی رب کے حکم سے ہے
 رب نے یہ زندگی امانت دی ہے
 اس کے بغیر زندگی بے حقیقت ہے
 (اے اللہ) تیرے اطاعت اور شکر میں زندگی گزرے
 فرشتوں کے سامنے (روز قیامت) رسوائی نہ ہو
 یہ دنیا بے بقاء ہے ہر ایک نے چھوڑ جانا ہے
 صرف اور صرف رب کی ذات ہی کو بقاء ہے

مولوی حضور بخش جتوئی، اللہ تعالیٰ کا حمد و ثناء بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

مالکیں کون و مکان لائیں ہر گا خدا
 کس اسرار نہ سمجھی لایزالیں بادشاہ
 بے نیازیں واڑھے ایں ہر کھسائیں لاطما
 خلقتی مخلوق کلا شرف داخنی آدما
 مہروائیں بے حساوانیک ، صوفی گو بذا
 دوز واہیں ہر بشرء مونسیں صدا درا

سجڑاں عزیز برشان دیم تھرما ٹاپھٹا
 حوار ویران کھور لنگیں بہرندوں تھی درا
 بل شان میں رُب مزین جی نیاری لیکھوا
 دات عیوے پوش درایں مومنء گو کافرا
 اے کھسانیں اے مزینیں ہر کھانیں سربرا
 رزق یہ تاڑا ڈہغیں بے عمقیں تھی لنگرا
 اے یہ ادنائیں مثالے پاک رحمن پرورے
 لازوالیں حالے ایں کھس محروم نہں درے
 گنج نے کھیلا ڈہغیں اروٹی بہرا گرے
 لعل سہور، دین ایماں علم نوریں زیورے
 کل بے زرا اسلغوں، میل موتی، جہنورے
 رحمتاں مڑ بے شماریں دار گوٹ پھلوے
 تھو حضور بخش نرائے رمز مولا دفترے
 ہوش تھی گاریں شے ہندا اے مقالا گوژدے⁸

منظوم ترجمہ:

مالک کون و مکاں ہے لائق حمد و ثنا
 لازوال اس کی حکومت فہم سے ہے ماورئی
 حاکم مختیار ہے وہ کارساز و بے نیاز
 صانع مخلوق نے بخشا بشر کو امتیاز
 بے نیاز نیک و بد ہے مہربان ہے بے حساب
 مونس و غم خوار ہے وہ بے شیل و لاجواب
 پیار کرتا ہے خلق سے ہے باپ ماں سے بھی سوال
 رزق دیتا ہے وہ محتاجوں کو لنگر سے سدا
 اس قدر ذیشان ہے لیکن خداوند قدیر
 عیب پوشی کر کے سب کی وہ بنے روزی رساں

یہ ہے چھوٹا وہ بڑا ہے یہ کبھی دیکھا نہیں
 فرق باران عنایت میں کبھی کرتا نہیں
 ہے یہ ادنیٰ سی جھلک اُس مہربان کی شان کی
 سب پہ وافر ہے عطا اُس لنگر سلطان کی
 گنج بے حساب ملے گا لعل و مرجان مانگ لے
 زیور علم و یقین لے راحت جاں مانگ لے
 مفت میں تجھ کو ملے گا جوہر ایماں مانگ
 وہ سخی جواد ہے تو رحمت و ایقان مانگ
 تو حضور بخش نہ سمجھا راز رمز راز داں
 پہنچ تیری انتہائے وصف مولا تک نہیں

مولوی حضور بخش جتوئی، سرور کائنات ﷺ کے تعریف و توصیف بیان کرتے ہوئے یوں گویا ہوئے ہیں:

محمد ﷺ دوزدارے خالق بیارے نواں شکا
 فرشِ لوٹھوڑوڑ تھوڑ تھئی داں لا مکاں تکا
 خدا گو فرشتغاں دیں اسلاماں محمد ﷺ چھکھا
 نی واجب کُل مسلماناں ہے ورا کھنوں یکا
 دینِ سرسری ایرانوی محمد ﷺ غلامی ایں
 نیئے ایذا اگر پورا تھی ایماں خامی ایں
 زواں چھکھا اگر وردیں درود و خوش کلامی ایں
 یقیناً راضی ایں رب تھئی دیمانیک نامی ایں
 فضل اللہ امانا دئے قیامت روشے ایں سختیں
 نیو کار کُل مچھ بوں کفر بدکار بوں زفتیں
 کھسار سدھ کھسی نیں نوی ﷺ اُمتا بخشیں
 شفاعت مومنائی کھاں رعبِ مادو ہفتیں
 محمد ﷺ رحمت العالمیں دین سزداریں
 اے سبغیں اُمتا میں غا چھنر گندغ گناہ گاریں

واما زُرِّتْصَغِيْرٍ پوراں شے ہر چیزا خبر داریں
 شَفِيعِ الْمَذْنِيْنِ بیٹو شزرا معافی طلب گاریں
 تھوے یسین، تھوے طہ، منزل خاص تھی نامیں
 تھوے رحمت جہانانی تھی، منزل عرشی آزمائیں
 مُحَمَّدٌ ﷺ احمد و محمود تعریفوں عجب شانیں
 نہیں تاویل اے سر و قرآن خاص فرمائیں⁹

منظوم ترجمہ:

مُحَمَّدٌ ﷺ ہے خالق کا محبوب پیارا
 دیا جس کو حق نے مقام محبت
 بلایا اُسے فرش سے تابہ سدرہ
 سنایا اُسے پھر کلام محبت
 مُحَمَّدٌ ﷺ کو تحفہ سدا بھیجتے ہیں
 خدا اور فرشتے پیام محبت
 تو بھیج اے مسلمان تو اتر سے ہر دم
 نبی ﷺ پر درود و سلام محبت
 اُسے دین و دنیا کا رتبہ ملے گا
 مُحَمَّدٌ ﷺ کی کرلی ہے جس نے غلامی
 ذرا بھر بھی اِس میں اگر نقص ہوگا
 رہے گا سدا دین و ایمان میں خامی
 زبان پر اگر کلمہ حق کا رہے گا
 تو ہوگی مبارک تری خوشی کلامی
 خدا کو منالو گے جب تم عزیزو
 تو عقبی میں تہرے گی یہ نیک نامی
 خدا کی اماں چاہیئے اِس سے اس دم
 کہ محشر میں جو سخت گرمی پڑے گی

وہاں نیک بھی بد بھی موجود ہوں گے
 جہاں ماں کی ممتا نہ کچھ کام دے گا
 مگر ماہ کامل وہ ارض عرب کا
 سوا اس کے کس کی سفارش چلے گی
 اُسے رب نے بخشا ہے نعت کا دریا
 ہیں رحمت دو عالم کا سردار دیں بھی
 ہیں امت میں غافل بھی عاصی بھی بے شک
 خبر ہے کہ اُن میں ہیں کچھ مدینین بھی
 مگر پھر بھی ہر دم دعا مانگتے ہیں
 ٹکا کر زمین پر جبین حسین بھی
 کہ مالک مسلمان کو مغفور کر دے
 بنا دے اسے پھر جنت نشیں بھی
 بلایا اُسے رب نے یسین کہہ کر
 ہے ظہ ، مزمل بھی اُس کی نشانی
 جہانوں کی رحمت کے القاب دے کر
 کرائی ہے معراج بھی آسمانی
 دیا اُن ﷺ کو احمد ﷺ، محمد ﷺ کا رتبہ
 رکھی اُنکی ہستی میں ایک ضوفثنانی
 یہ سچ ہے نہ تاویل سمجھو اسے تم
 کہ ہے اُس کی قرآن میں ترجمانی

مولوی حضور بخش جتوئی، حضور ﷺ کی شان مبارک میں کہتے ہیں:

محمد مصطفیٰ ﷺ نور خدائی
 ثار ب نیستی ہرگز جدائی
 رسولیں صادقین رب الجلیل
 وسیلہ آدمی دھمی خلیلی

مسکی بو اتکاں اژ صحراء هندا
ش عطر زیات بوتگ ش هدا
است باز مهربان شانی بنخین
گشتی احوال شمی هر دم سخن
گن نکیاں شمی شاداں بنخین
گناہاں پر شمی معافی تمن¹⁰

منظوم ترجمہ:

محمد ﷺ اللہ پاک کی طرف سے روشنی ہے
اس کی روشنی کی وجہ خود رب ہے
آپ ﷺ رب الجلیل کے سچے رسول ہیں
آپ ﷺ (اللہ) اور آدمی کے درمیان محبوب ہیں
آپ ﷺ کی خوشبو صحرا اور جنگلوں میں ہے
آپ ﷺ کے آگے عطر کی کوئی حیثیت نہیں
آپ ﷺ مہربان اور شانی ہیں
آپ ﷺ ہر سخن میں قابل تعریف ہیں
ہم نیکیاں کریں تاکہ آپ ﷺ خوش ہوں
اور ہمارے گناہوں پر شفاعت کریں

حضور ﷺ کے صحابہ کے شان میں آپ کے اشعار اس طرح سے ہیں:

چھیار لعل موتی آں بے قیمتوں
صدیق، فاروق، عثمان، حیدروں
اسلام دینء ہماں بہادروں
راہ سوہوینغا سڑکھاں رووں
روش قیامت یغاچھو کھنسی بلوں
کھسے نممنی ہماں کافروں¹¹

منظوم ترجمہ:

کتنے تھے انمول موتی چار یاران نبی
ان میں بو بکرؓ و عمرؓ تھے اور عثمانؓ و علیؓ
راہ حق کے جو مسافر ہیں سدا بے خوف ہیں
مال ناجائز سے بے شک پاک ان کے جوف ہیں
حشر کے دن ہوں گے روشن ان کے اعضائے وضو
دنیا و عقبی میں ہوگی ان کی دائم آبرو

مولوی حضور بخش جتوئی، آخرت کو یوں بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

فرضاں گزارے پڑھے تو بہا
ھٹھیں انتظامے وثی ڈوبرا
سامان زڑتھیں گوشیں دلا
آت کو حکمے شہ منس قادرا
آخر فناہ بی دروغیں دنیا
وثنی کھڑو پھٹوٹھ گوں حاصل
کھے نا گوانب کھوشی سرا
تئے عرض چلی انیں لاطما
دائیں علاجیں ہماں وارثا¹²

منظوم ترجمہ:

ہے یہ فرماں پاک مولا کا جو رحمان ہے جلیل
ہوں گے سب ذی روح اک دن جھوٹی دنیا سے رحیل
توشنہ لے لو اور تیاری کرو بہر سفر
آئے گا پیک اجل تم کو نہ ہوگی خبر
زور و زاری اس میں پر کر نہ پائے کچھ اثر
لاج اس کی مہو میسر جو ہے شاہ بحر و بر

مولوی حضور بخش جتوئی فرماتے ہیں کہ آخرت کے سفر کو آسان بناؤ کیونکہ سخت گھائیاں کا سامنا ہونے والے ہے:

دیر منزل آں کناریں

پندھ ڈکھنچ لہڑ تاریں
اوڈھ باراں تھو باز کھمیں
بی غرق بیڑی گران باریں¹³

منظوم ترجمہ:

سفر مشکل ہے ساحل بھی پرے ہے
سو کشتی پہ نہ لادو بوجھ بھاری ہے
سبک ہوگی تو بائے گی کنار
گراں ہوگی تو ڈوبے گی تمہاری

مولوی حضور بخش جتوئی، دنیا میں زندگی گزارنے کا طریقہ بتاتے ہوئے یوں گویا ہے کہ:

گوزیں نے وٹی زیندا ہے ڈولا ہے بھیرا
مہ گشی یہ مڑے چھوہان و قارون رونے شان
وٹی نفس بڑیں بورا کھنے قابو جہاں گندی
گشی گیندلیغ ایذا موسیٰ ہارون رونے شان¹⁴

منظوم ترجمہ:

گزار و زندگی دینائے دوں میں اس طریقے سے
نہ کوئی یوں کہے ہانان اور قارون گزرے ہیں
رکھو قابو میں اپنے نفس کے سرزور گھوڑے کو
لگے اہل جہاں کو موسیٰ و ہارون گزرے ہیں

خلاصہ:

شاعری ہر زبان کی پہچان ہے۔ شاعر عموماً سچ بولنے والا، معاشرے کا نڈر سپاہی اور روشن خیال رہنما ہوتا ہے، وہ اپنے معاشرت اور اپنے ماحول کے تجزیے کا کامیاب تجزیہ نگار ہوتا ہے، وہ سچائی کو ہدف بنا کر اپنی بات کہنے سے گریز نہیں کرتا۔ ہمیشہ سے یہ خیال کیا جاتا رہا ہے کہ بلوچی میں رزمیہ اور عشقیہ شاعری ہی ہوتی رہی ہے، لیکن بلوچ قوم کے فصیح زبان میں شاعری کرنے والے شعراء نے دینی شاعری میں کوئی بھی کسر نہ اٹھا رکھی ہے۔ مثلاً جو انسال گبٹی کے کلام کے ذریعے بلوچ معاشرے میں عوام کی زندگیوں پر دینی لحاظ سے کافی اثر ہوا اور ان کے اخلاق بہتر ہوئے۔ بلوچی زبان و ادب پر دینی شاعری کے اثرات آج بھی موجود ہیں اور لوگوں کی عمومی زندگی میں مذہبی رجحانات دیکھے جاسکتے ہیں۔ جو انسال گبٹی کی مذہبی شاعری اتنی ہر دلعزیز اور پُر اثر ہے کہ علماء نے مساجد میں بطور خطبات آپ کے اشعار پڑھنا شروع کیئے، مذہبی اقدار

اطاعت والدین، اخلاقیات کی تعلیمات سے لوگوں کی تربیت ہوئی، علماء نے ان کے اشعار ازبر کر کے معاشرے کی اصلاح کی اور کر رہے ہیں اور لوگوں کو حق کی دعوت پہنچا رہے ہیں اور یہ سلسلہ نہ ختم ہونے والا ہے ان کے دینی اشعار ہمیشہ سے بلوچی زبان سمجھنے والوں کے کانوں میں پڑتے ہی ان کے ایمان تازہ کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ تو ہم پرستی، ستاروں کے چال، درندوں کی آوازیں اور قبیح رسومات کی بیخ کنی میں ان کے اشعار حد درجہ تاثیر رکھتے ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کی شاعری اور زندگی کا دقیق مطالعہ کیا جائے اور ان کی دینی شاعری کو تعلیمی نصاب میں شامل کیا جائے تاکہ جدید دنیا کو معلوم ہو سکے کہ بلوچ دینی شاعر کی شاعری تصوف، عشق الہی و حب رسول ﷺ اور اخلاقیات میں کسی بھی زبان کی شاعری کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ دور حاضر کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے مذہبی شاعری آج بھی ضروری ہے، بلوچی معاشرے میں بے دینی اور جہالت کو ختم کرنے کی کوششیں ان شعراء نے شاعری کے ذریعے کی تاکہ ترویج دین میں وہ سعادت مند ہو سکیں۔

حوالہ جات

- 1 کوثر، ڈاکٹر انعام الحق، سرور کوئٹہ کی مہک بلوچستان میں، سیرت اکادمی بلوچستان، کوئٹہ، 1997ء، ص 54
- 2 ایضاً، ص 37
- 3 غور، عبدالرحمن، نغمہ کوہسار، بلوچی اکیڈمی، کوئٹہ، 1968ء، ص 178
- 4 سوہدروی، کامران اعظم، بلوچستان کے بلوچی شعراء، سٹی بک پوائنٹ، کراچی، 2011ء، ص 57
- 5 غور، عبدالرحمن، نغمہ کوہسار، بلوچی اکیڈمی، کوئٹہ، 1968ء، ص 179
- 6 براہوئی، ڈاکٹر عبدالرحمن، بلوچستان میں دینی ادب (قلمی)، سن، ص 226
- 7 جتوئی، حضور بخش، حکایات عجیبہ، درمچ ہندوستان، سٹیٹ پریس، لاہور، 1930ء، ص 22
- 8 جتوئی، حضور بخش، چار کتاب بزبان بلوچی، مطبع ہندوستان، سٹیٹ پریس، لاہور، 1916ء، ص 41
- 9 جتوئی، حضور بخش، نادر الموعظ، درمطبع جازمی، لاہور، 1943ء، ص 28-30
- 10 جتوئی، حضور بخش، چار کتاب بزبان بلوچی، مطبع ہندوستان، سٹیٹ پریس، لاہور، 1943ء، ص 73، 76
- 11 جتوئی، حضور بخش، حکایات عجیبہ، درمچ ہندوستان، سٹیٹ پریس، لاہور، 1930ء، ص 3
- 12 ایضاً، ص 13
- 13 ایضاً، ص 28
- 14 ایضاً، ص 29